ماہِ شعبان
اور
شبِ براءت

مؤلفہ

مولانا حافظ محمد اشرف مجددی مدظلہ العالی

شعبہ نشرو اشاعت
مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ
درس روڈ، نور آباد فتح گڑھ، سیالکوٹ
052-3251719

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک ضروری گزارش!

معزز قارئینِ کرام! اس کتاب کو عام قاری کے مطالعہ، اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی اور ثوابِ دارین کے خاطر پاکستان ورچوئل لائبریری پر شائع کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو میری یہ کاوش پسند آئی ہے یا آپ کو اس کتاب کے مطالعے سے کوئی راہنمائی ملی ہے تو برائے مہربانی میرے اور میرے والدین کی بخشش کے لئے اللہ رب العزت سے دُعا ضرور کیجئے گا۔ شکریہ

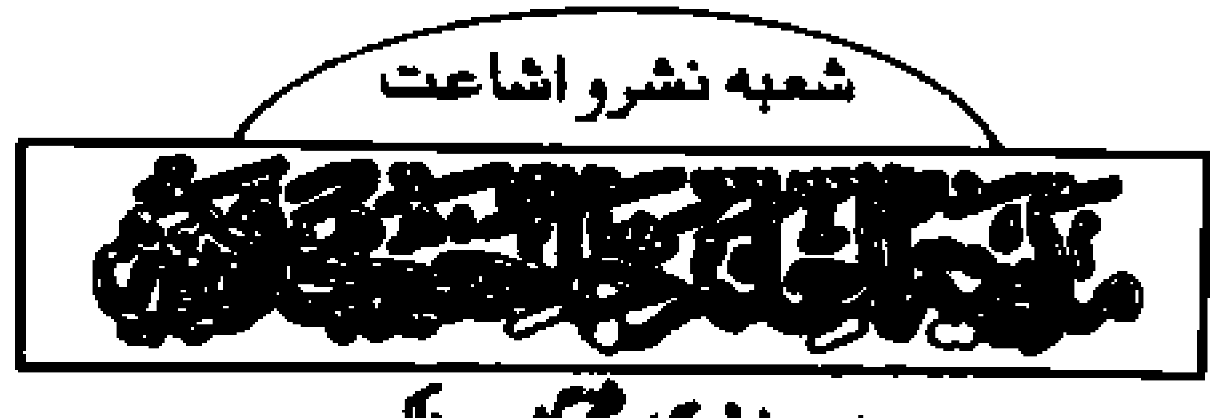
طالبِ دُعا سعید خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہِ شعبان اور شبِ برأت

مؤلفہ

مولانا حافظ محمد اشرف مجددی مدظلہ العالی



[illegible] سیالکوٹ
052-3251719

نام کتاب ماہ شعبان اور شب براءت

مؤلف حافظ محمد اشرف مجددی مدظلہ العالی

تعداد گیارہ سو

تاریخ طباعت شعبان ۱۴۳۱ھ

مطبع

ناشر مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ، سیالکوٹ

قیمت

برائے ایصال ثواب

۱۔ حافظ مبشر احمد صاحب مجدد آباد سیالکوٹ کے

دادی اور دادا مرحومین

۲۔ محترم سرفراز خان صاحب کشمیری محلہ سیالکوٹ

کے والدین مرحومین

ملنے کا پتہ

مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ نور آباد، سیالکوٹ

رابطہ نمبر 052.3251719

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبب تالیف

اس دور میں بہت سے لوگ اپنے پہلے بزرگوں اور علماء وصلحا کے خلاف عمل کرتے ہیں اور بعض علماء بھی نئی تحقیق کے شوق میں اپنی جو رائے قائم کرتے ہیں اسی کو صحیح جانتے ہیں اور پہلے محدثین اور فقہا کو غلط سمجھتے ہیں۔

اسی نوعیت کا مسئلہ چند ماہ پہلے پیش آیا کہ ایک صاحب نے چند اوراق دیئے جن میں نصف شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت کا انکار تھا اور جو احادیث شعبان کی پندرہویں شب کے بارے میں حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں ان کو ضعیف کہہ کر بالکل انکار کر دیا، حالانکہ بڑے بڑے محدثین اور علماء نے ان حدیثوں سے شب براءت کی فضیلت ثابت کی ہے۔

زیر نظر رسالے میں ہم ضعیف حدیث پر عمل کے بارے میں محدثین کے ارشادات اور اہل حدیث علماء کی تائید بھی نقل کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

نیز رسالہ میں وہ احادیث باحوالہ درج کریں گے جن سے شب براءت کی فضیلت، شب بیداری، دن کو روزہ رکھنا، اور زیارت قبور وغیرہ ثابت ہے۔

الداعی الی الخیر

محمد اشرف مجددی

رجب ۱۴۳۱ھ

ف: ہم نے حدیث کے حوالے اس طرح درج کیے ہیں کہ مثلاً ۲۱۱/۳ پہلے ہندسے سے جلد مراد ہے اور دوسرے سے صفحہ۔ اگر حوالہ (۹۷۱) اس طرح ہے تو اس حدیث کا نمبر مراد ہے۔

پندرہویں شعبان (شب براءت)

حدیث نمبر ۱

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَطَّلِعُ اللّٰهُ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

رواه الطبراني وابن حبان في صحيحه (ترغيب ۱۱۸/۲)

ترجمہ:۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: شعبان کی پندرہویں رات کو اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوقات کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور مشاحن (عداوت کرنے والے) کے۔ اسکو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۲

(قَالَ الْحَافِظُ) وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ أَيْضًا عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَطَّلِعُ اللّٰهُ إِلَى عِبَادِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَيُمْهِلُ الْكَافِرِينَ، وَيَدَعُ أَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ، حَتّٰى يَدَعُوهُ۔ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: مرسل جيد

(الترغيب ۴٦٦/۳)

حدیث نمبر ۱: اس کو امام طبرانی نے کبیر (۱۰۹/۲۰) میں اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح (رقم ۵۶۳۶) میں اور امام ابو بکر عمرو بن العاص نے کتاب السنۃ (ص ۲۲۴، ۵۱۲) میں اور امام بیہقی نے شعب الایمان (رقم ۳۸۳۳) میں روایت کیا ہے۔ امام منذری نے الترغیب (۱۱۸/۲) میں اور امام ہیثمی نے مجمع الزوائد (۶۵/۸) میں اور امام دمیاطی نے المتجر الرابح میں اور شیخ الحق محدث دہلوی نے ماثبت بالسنۃ میں تحریر کرکے شب براءت کی فضیلت ثابت کی ہے۔ امام ابن حجر ہیثمی نے کہا ہے: اس کو امام طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے اور دونوں کے راوی ثقہ (معتبر) ہیں

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ترجمہ:۔ حافظ منذری فرماتے ہیں اور اسے طبرانی اور بیہقی نے بھی مکحول سے اور انہوں نے ابو ثعلبہؓ سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو اپنے بندوں کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور مومنوں کی مغفرت فرمادیتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے، اور کینہ پروروں کو ان کی کینہ پروری کے ساتھ چھوڑ دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ کینہ پروری کو چھوڑ دیں۔ امام بیہقی نے کہا: یہ مرسل جید ہے۔

حدیث نمبر ۳

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: یَطَّلِعُ اللّٰہُ اِلٰی خَلْقِہٖ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَیَغْفِرُ لِعِبَادِہٖ اِلَّا اثْنَیْنِ مُشَاحِنٍ، وَقَاتِلِ النَّفْسِ۔ (الترغیب ۳/۴۶۱)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل شعبان کی پندرہویں رات کو اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور اپنے بندوں کی مغفرت فرماتا ہے، مگر دو آدمیوں کی مغفرت نہیں فرماتا: کینہ پرور اور کسی جان کو قتل کرنے والا۔

(مجمع الزوائد ۸/۶۵) شیخ البانی نے اس حدیث کو حدیث صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ۳: اس کو امام بیہقی نے شعب الایمان (رقم ۳۸۳۲، ۳/۳۸۱ میں اور امام ابوبکر عمرو بن عاصم نے کتاب السنۃ (رقم ۵۱۱) میں روایت کیا ہے۔ جامع المسانید ۳/۴۵۲، رقم ۱۰۸۷۵) ماثبت بالسنۃ ص (۲۰۲) شیخ البانی نے کتاب السنۃ کی تخریج میں اسکو حدیث صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ۳: اس کو امام احمد نے (مسند ۲/۱۷۶) میں روایت کیا ہے۔ مجمع الزوائد (۸/۶۵) (مشکاۃ ۱۳۰۷) لطائف المعارف ص ۲۶۲) میں یہ حدیث موجود ہے۔ شیخ البانی صاحب نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

حدیث نمبر ٤

عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَطَّلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ، اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرماتا ہے شعبان کی پندرہویں رات میں تو اپنی تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

حدیث نمبر ٥

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِعِبَادِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

حدیث نمبر ٤: اس کو ابن ماجہ نے اپنی سنن (١٣٩٠) میں اور کتاب السنۃ (رقم ٥١٠) میں امام ابوبکر عمرو شیبانی نے اور امام بیہقی نے فضائل الاوقات (ص ١٣٢ رقم ٢٩) میں روایت کیا ہے۔ مشکاۃ (١٣٠٢) المتجر الرابح (رقم ٧٦٩) لطائف المعارف (ص ٢٦١) التاج الجامع (٢/٩٣) جامع المسانید (١٤/٥٨٠) کنز العمال ١٢/٣١٣ رقم ٣٥١٧٤) ما ثبت بالسنۃ (ص ٢٠١) میں موجود ہے شیخ ناصر الدین البانی نے حاشیہ مشکاۃ (١٣٠٢) میں اس کا ضعف ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے لکن الحدیث قوی عندی لشواھد۔ (لیکن حدیث میرے نزدیک قوی ہے اپنے شواہد کی وجہ سے) اور کتاب السنۃ کی تخریج میں اس کو حدیث صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ٥: اس کو امام بزار نے روایت کیا ہے، مختصر زوائد مسند البزار (١/٧٢١) کشف الاستار ٢/٤٣٢ رقم ٢٠٤٦ مجمع الزوائد (٨/٦٥) میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

حدیث نمبر ٦

عَنْ اَبِی بَکْرٍ یَعْنِی الصِّدِّیْقِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَنْزِلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِعِبَادِہٖ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ مُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ لِاَخِیْہِ

ترجمہ:۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرھویں رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے اس کے جو مشرک ہو یا اپنے بھائی سے کینہ رکھتا ہو۔

حدیث نمبر ٧

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یَطَّلِعُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلٰی خَلْقِہٖ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِعِبَادِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

ترجمہ: عوف بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرماتا ہے اپنی مخلوق پر شعبان کی پندرھویں رات اور اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

حدیث نمبر ٦: اس کو امام بزار نے روایت کیا ہے، مختصر زوائد رقم (١٧٢٠) کشف الاستار (٣٣٥/٢ رقم ٢٠٤٥) اور امام ابوبکر عمرو بن عاصم نے کتاب السنۃ (٥٠٩) میں روایت کیا ہے اور امام بغوی نے شرح السنۃ (١٢٦/٤، ٩٩٣) میں، اور امام بیہقی نے شعب الایمان (٣٨٠/٣، ٣٨١) میں اس حدیث کو تین سندوں سے روایت کیا ہے۔ اور امام ابوبکر احمد بن علی اموی مروزی نے مسند ابی بکر الصدیق (رقم ١٠٤) میں روایت کیا ہے۔ مجمع الزوائد (٦٥/٨) اور شیخ البانی نے کتاب السنۃ کی تخریج میں اس کو حدیث صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ٧: اسکو امام بزار نے روایت کیا ہے، مختصر زوائد (٢١٣/٢، ١٧٢٢) اور کشف الاستار (٤٣٦/٢ رقم ٢٠٤٨) جامع المسانید (١٦٦/١٠ رقم ٧٨٧٥) مجمع الزوائد (٦٥/٨) ماثبت بالسنۃ ص ١٩٩۔ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

حدیث نمبر ۸

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ، فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ ظَنَنْتُ إِنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔ وَفِي الْبَابِ أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ۔

ترجمہ:۔ حضرت (ام المؤمنین) عائشہؓ فرماتی ہیں: ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو (آپ کے بستر پر) نہ پایا تو میں آپ کو تلاش کرنے باہر نکلی تو دیکھا کہ آپ بقیع (مدینہ کے قبرستان) میں ہیں۔ (مجھے دیکھ کر) آپ نے فرمایا: اے عائشہ! تو ڈرتی تھی کہ اللہ اور اس کا رسول تیرے اوپر ظلم کرے گا؟ عائشہ نے کہا: میں نے عرض کیا: میں نے گمان کیا کہ شاید آپ (کسی ضرورت سے) اور بی بی کے پاس تشریف لے گئے ہیں، آپ نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل شعبان کی نصف رات (پندرھویں رات) میں آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے تو قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کے شمار سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔

حدیث نمبر ۸: اس کو امام ترمذی نے روایت کیا رقم (۷۳۹) اور امام ابن ماجہ نے (رقم ۱۳۸۹) اور امام احمد نے مسند (۲۳۸/۶) اور امام بیہقی نے شعب الایمان (۳۸۲۵) میں اور فضائل الاوقات (رقم ۲۸) میں اس حدیث کو تین سندوں سے روایت کیا ہے اور امام بغوی نے شرح السنۃ (۱۲۲/۴ رقم ۹۹۲) میں روایت کیا ہے۔ اور امام طبرانی نے کتاب الدعاء (رقم ۶۰۲) طویل روایت کیا ہے۔ محی السنۃ امام بغوی نے مصابیح السنۃ (۴۴۹/۱) میں اس حدیث کو حسن حدیثوں میں درج کیا ہے۔ لطائف المعارف (ص ۲۶۱) المتجر الرابح (رقم ۷۷۲) کنز العمال (۳۱۴/۱۲) رقم ۳۵۱۸۰) التاج الجامع (۹۳/۲) ماثبت بالسنۃ ص ۲۰۱، ۲۰۲ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

حدیث نمبر ۹

عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِاَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا الْمُشْرِكِ اَوْمُشَاحِنٍ۔

ترجمہ:۔ مکحول کثیر بن مرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: شعبان کی پندرھویں رات میں اللہ عزوجل زمین والوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کے۔

حدیث نمبر ۱۰

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِّيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ: اَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَهٗ: اَلَا مِنْ مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ: اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

حدیث نمبر ۹ : اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان (رقم ۳۸۳۰، ۳۸۳۱) میں روایت کیا ہے اور کہا ہے یہ مرسل جید (عمدہ) ہے۔ الترغیب (۲۶۱/۳) المتجر الرابح (رقم ۷۷۳) کنز العمال (۳۱۴/۱۲ رقم ۳۵۱۷۵)

حدیث نمبر ۱۰ : اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان (۳۸۲۲) میں اور دوسری سند سے بھی یہ حدیث کچھ الفاظ کے اختلاف سے روایت کی ہے۔ فضائل الاوقات (رقم ۲۴) اور امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں (رقم ۱۳۸۸) روایت کیا ہے۔ صحیح ابن حبان (۴۷۰/۷) ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے (لطائف المعارف ص ۲۶۱) مشکوٰۃ (۱۳۰۸) لطائف المعارف (ص ۲۶۱) المتجر الرابح (رقم ۷۷۱) جامع المسانید (۸/۲۰ رقم ۲۰۷) کنز العمال (۳۱۴/۱۲) رقم (۳۵۱۷۷) التاج الجامع (۹۳/۲) ماثبت بالسنۃ ص ۱۹۹

ترجمہ:۔حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو اس میں عبادت کرو اور اس دن کا روزہ رکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس رات نزول فرماتا ہے آسمان دنیا کی طرف آفتاب غروب ہوتے ہی، پس فرماتا ہے: کوئی ہے جو بخشش چاہتا ہو مجھ سے کہ میں اس کو بخش دوں، کوئی ہے جو روزی مانگتا ہو مجھ سے کہ میں اس کو روزی دوں۔ کوئی بیمار ہے کہ میں صحت عطا کر دوں، کوئی ایسا ہے؟ کوئی ایسا ہے؟ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہو۔

حدیث نمبر ۱۱

عَنْ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَاِذَا مُنَادٍ ھَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَلَہٗ ھَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِیْہِ فَلَا یَسْئَلُ اَحَدٌ اِلَّا اُعْطِیَ اِلَّا زَانِیَۃٌ بِفَرْجِھَا اَوْمُشْرِکٌ۔

ترجمہ:۔عثمان بن ابوالعاص نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: جب پندرہویں شعبان کی رات ہوتی ہے تو ندا کرنے والا پکارتا ہے۔ کوئی ہے گناہوں سے بخشش چاہنے والا کہ میں اس کو معاف کر دوں؟ کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کو میں عطا کر دوں؟ پس کوئی سائل ایسا نہیں مگر اسے ضرور دیا جاتا ہے سوائے زنا کرنے والی عورت یا مشرک کے۔

حدیث نمبر ۱۱: اسکو امام بیہقی نے شعب الایمان (۳۸۳۶) میں روایت کیا ہے۔ لطائف المعارف (ص ۲۶۲) کنز العمال (۱۲/۳۱۴، رقم ۳۵۱۷۸)

حدیث نمبر ۱۲

فِی لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یُوْحِی اللّٰہُ اِلٰی مَلَکِ الْمَوْتِ بِقَبْضِ کُلِّ نَفْسٍ یُرِیْدُ قَبْضَهَا فِی تِلْکَ السَّنَۃِ

ترجمہ:۔ شعبان کی پندرھویں رات کو اللہ تعالیٰ ملک الموت کی طرف وحی فرماتا ہے ہر جان کی روح قبض کرنے کی جن کو اس سال میں موت دینے کا ارادہ فرماتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۳

یُرْوٰی عَنْ نَوْفِ الْبِکَالِی اَنَّ عَلِیًّا خَرَجَ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَاَکْثَرَ الْخُرُوْجَ فِیْهَا یَنْظُرُ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ: اِنَّ دَاوُدَ خَرَجَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِی مِثْلِ هٰذِهِ السَّاعَۃِ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ السَّاعَۃَ مَا دَعَا اللّٰہَ اَحَدٌ اِلَّا اَجَابَہٗ وَلَا اسْتَغْفَرَہٗ اَحَدٌ فِی هٰذِهِ اللَّیْلَۃِ اِلَّا غَفَرَ لَہٗ، مَالَمْ یَکُنْ عَشَّارًا اَوْ سَاحِرًا اَوْ شَاعِرًا اَوْ کَاهِنًا اَوْ عَرِیْفًا اَوْ شُرْطِیًّا اَوْ جَابِیًا اَوْ صَاحِبَ کُوْبَۃٍ اَوْ عَرْطَبَۃٍ۔ قَالَ نَوْفٌ اَلْکُوْبَۃُ: اَلطَّبْلُ، وَالْعَرْطَبَۃُ: طُنْبُوْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ دَاوُدَ اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاکَ فِی هٰذِهِ اللَّیْلَۃِ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَکَ فِیْهَا

ترجمہ نوف بکالی سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ پندرھویں شعبان کی رات میں باہر تشریف لائے؛ اور اس شب میں اکثر باہر آتے، آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائے کہا: بے شک داؤدؑ ایک رات ایسے ہی وقت باہر تشریف لائے تو

حدیث نمبر ۱۲: الدینوری فی المجالس، عن راشد بن سعد مرسلا (کنز العمال ۱۲/۳۱۴ رقم ۳۱۵۷۶)

حدیث نمبر ۱۳: لطائف المعارف ص (۲۶۳) ما جاء بالسنۃ، شہر شعبان، المقالۃ الثانیۃ ص

انہوں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا: یہ وہ وقت ہے کہ اس میں جس نے اللہ سے دعا مانگی اس نے ضرور قبول فرمائی اور جس نے مغفرت چاہی اس کی ضرور بخشش ہوئی اگر وہ عشار (لوگوں سے ناجائز طور پر دسواں حصہ لینے والا) یا جادوگر یا کاہن (آئندہ کی خبریں دینے والا) یا نجومی (غیب کی خبریں دینے والا) یا ظالموں کا مددگار سپاہی یا جابی (حرام طریقے سے مال لینے والا) یا ڈھول بجانے والا یا باجہ بجانے والا۔ نوف نے کہا: کوبہ ڈھول ہے اور عرطبہ باجہ ہے (حضرت علی نے دعا مانگی) اے اللہ! داؤد کے رب! اس رات میں جو شخص دعا مانگے اس کو بخش دے اور جو گناہوں کی معافی چاہے اس رات میں (اس کو معاف کردے)

لیلۃ القدر کے بعد کوئی رات شعبان کی پندرھویں شب سے افضل نہیں ہے، اس میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پھر اپنے تمام بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک یا کینہ پرور یا قاطع رحم کے۔

حدیث نمبر ۱۴

وَرَوٰی سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، قَالَ: مَا مِنْ لَّیْلَۃٍ بَعْدَ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ اَفْضَلُ مِنْ لَّیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَنْزِلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِعِبَادِہٖ کُلِّھِمْ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ اَوْقَاطِعِ رَحِمٍ

حدیث نمبر ۱۴: لطائف المعارف (ص ۲۶۴) ماثبت بالسنۃ (ص ۲۰۱)

ترجمہ: سعید بن منصور نے روایت کیا کہ ہم سے ابو معشر نے بیان کیا ابو حازم اور محمد بن قیس سے انہوں نے عطا بن یسار سے، انہوں نے کہا:

لیلۃ القدر کے بعد کوئی رات شعبان کی پندرہویں شب سے افضل نہیں ہے، اس میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پھر اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک یا کینہ ور یا قاطع رحم کے۔

حدیث نمبر ۱۵

رُوِیَ عَنْ کَعْبٍ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَبْعَثُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ جِبْرِیْلَ اِلَی الْجَنَّۃِ فَیَاْمُرُھَا اَنْ تَتَزَیَّنَ وَیَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَعْتَقَ فِیْ لَیْلَتِکَ ھٰذِہٖ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَعَدَدَ اَیَّامِ الدُّنْیَا وَلَیَالِیْھَا وَعَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَزِنَۃَ الْجِبَالِ وَعَدَدَ الرِّمَالِ

ترجمہ:۔ کعب سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات جبریل کو جنت کی طرف بھیجتا ہے تا کہ اس کو حکم دیدے کہ آراستہ ہو جائے، اور یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں آزاد کر دیے ہیں آسمان کے ستاروں کی گنتی اور دنیا کے دن رات کی گنتی اور درخت کے پتوں کی گنتی اور پہاڑوں کے وزن کے برابر اور ریت کی گنتی کے برابر۔

حدیث نمبر ۱۵: لطائف المعارف ص ۲۶۳ اور ما ثبت بالسنۃ ص ۲۰۳

گذشتہ احادیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث نمبر ۸ مختصر درج کی گئی ہے کیونکہ بعض محدثین نے اسے مختصر روایت کیا ہے اور بعض نے مفصل روایت کیا ہے۔ امام بیہقی اور امام طبرانی نے اس کو مفصل روایت کیا ہے

اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نفل پڑھنے کا ذکر ہے اور سجدوں میں جو دعا کی وہ بھی بیان کی ہے۔ پہلے سجدے میں مندرجہ ذیل دعا کی:

سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ، هٰذِهٖ يَدِيْ وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِيْ، يَا عَظِيْمُ يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ، سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ۔

ترجمہ: میرے دل اور میرے خیال نے سجدہ کیا، میرا دل تجھ پر ایمان لایا، یہ میرا ہاتھ ہے اور وہ گناہ ہیں جو میں نے اس ہاتھ کے ذریعے اپنے نفس پر کیے، اے عظمت والے! امید کی جاتی ہے ہر عظیم شی کی، پس میرے عظیم گناہ کی مغفرت فرما، سجدہ کیا میرے چہرے نے اس ذات کو جس نے اسکو پیدا کیا اور جس نے اس کو کان اور آنکھ دیں۔

پھر دوسرے سجدے میں آپ نے یہ دعا پڑھی:

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ اَخِيْ دَاؤدُ اُعَفِّرُ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِيْ وَحَقٌّ لِسَيِّدِيْ اَنْ تُسْجَدَ لَهٗ۔

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں تیرے غصہ سے تیری رضا کے ساتھ اور پناہ مانگتا ہوں میں تیرے عذاب سے تیری معافی کے ذریعے اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ

سے تیرے ہی ذریعے، تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی ذات کی تعریف کی، میں اس طرح کہتا ہوں جس طرح میرے بھائی داؤد نے کہا کہ میں اپنا چہرہ اپنے مولا کے واسطے خاک آلود کرتا ہوں اور لائق ہے وہ کہ اس کے لیے ایسا ہی سجدہ کیا جائے۔

پھر آپ نے سر اٹھایا تو یہ دعا پڑھی:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْبًا مِّنَ الشَّرِّ نَقِیًّا لَا کَافِرًا وَّلَاشَقِیًّا۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ایسا پاکیزہ دل عطا فرما جس میں شر کا شائبہ بھی نہ ہو جو کفر اور شقاوت سے پاک ہو۔

یہ تینوں دعائیں امام طبرانی نے کتاب الدعا (۱۰۷/۲) میں اور امام بیہقی نے شعب الایمان (۳۸۵/۳) میں حدیث حضرت عائشہ میں ذکر کی ہیں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی ماثبت بالسنہ میں یہ پوری حدیث نقل کی ہے۔

خلاصۂ احادیث

۱۔اس رات اللہ تعالیٰ بہت لوگوں کے گناہ معاف کرتا ہے اس لیے اپنے گناہوں کی بخشش کا سوال کرنا چاہیے اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرنی چاہیے تاکہ ہماری بخشش ہو جائے۔ بہتر ہے کہ یہ استغفار پڑھے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

۲۔خاص طور پر وہ گناہ کرنے والے جن کی بخشش نہیں ہوتی، اگر سچے دل سے ان گناہوں سے بھی توبہ کریں تو معافی کی امید ہے۔

۳۔جو لوگ تنگ دستی اور غربت میں ہیں وہ رزق حلال میں وسعت کی دعا

کریں۔

۴۔ جو بیمار ہیں وہ اپنی شفا کے لیے دعا کریں تو شفا کی امید ہے۔

۵۔ جو شخص کسی مشکل اور مصیبت میں مبتلا ہے وہ بھی مشکل کے حل کے لیے دعا کرے تو مشکل حل ہونے کی امید ہے۔

۶۔ اپنے نیک مقاصد میں کامیابی کی دعا کریں اور تمام امت مسلمہ کے لیے بھی دعا کریں۔

۷۔ پندرھویں شعبان کی رات کو عبادت کریں نوافل پڑھیں اور ذکر الٰہی میں مشغول رہیں۔

۸۔ پندرھویں تاریخ کا روزہ رکھیں۔

۹۔ قبرستان کی زیارت کیلئے جائے اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

۱۰۔ مرد کوشش کریں کہ عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھیں۔

ضعیف حدیث پر عمل

ضعیف حدیث جمہور محدثین اور فقہائے امت کے نزدیک فضائل اعمال وغیرہ میں مقبول ہے جبکہ آج کل نام کے اہل حدیث ضعیف حدیث کو موضوع کی طرح متروک اور نا قابل عمل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ بڑے بڑے محدثین نے اسکی قبولیت کی وضاحت فرمائی ہے۔ امام نووی شافعی (م ۶۷۶ھ) اور امام سخاوی شافعی (م ۹۰۲ھ) نے تحریر کیا ہے:۔

قال العلماء من المحدثین والفقهاء وغیرهم :یجوز ویستحب العمل فی الفضائل والترغیب والترهیب بالحدیث الضعیف مالم یکن موضوعا، و اما الاحکام کالحلال والحرام والبیع والنکاح والطلاق وغیر ذلك فلا یعمل فیها الا بالحدیث الصحیح والحسن الا ان یکون فی احتیاط شیء من ذلك کما اذا ورد حدیث ضعیف بکراهة بعض البیوع او الانکحة فان المستحب ان یتنزه عنه ولکن لا یجب۔ الاذکار ص ۷،۸، القول البدیع ۲۵۸)

ترجمہ: محدثین اور فقہاء کرام نے کہا ہے: فضائل اور ترغیب وترہیب میں ضعیف حدیث پر عمل جائز اور مستحب ہے جب کہ وہ موضوع نہ ہو، لیکن حلال و حرام، خرید وفروخت، نکاح وطلاق وغیرہ کے احکام میں عمل نہیں کیا جائے گا۔ سوائے حدیث صحیح اور حسن کے، مگر ان احکام میں کسی چیز کے بارے میں احتیاط کے طور پر، جیسے کہ بعض خرید وفروخت یا نکاح کے بارے میں ضعیف حدیث آئی ہیں پس ان سے بچنا مستحب ہے لیکن واجب نہیں۔

اس طرح اور ائمہ نے بھی ضعیف حدیث کے بارے نرمی کا رویہ اختیار کیا ہے۔ امام ابو الحسن جرجانی (م ۸۱۶ھ) فرماتے ہیں: یجوز عند

العلماء التساهل في اسانيد الضعيف دون الموضوع من غير بيان ضعفه في المواعظ والقصص و فضائل الاعمال، لا في الصفات الله تعالیٰ و احکام الحلال والحرام۔

ترجمہ: علماء کے نزدیک ضعیف حدیث کی سندوں میں نرمی جائز ہے، موضوع میں نہیں بغیر اس کا ضعف بیان کرنے کے وعظ ونصیحت، واقعات اور فضائل اعمال میں۔ اللہ کی صفات اور حلال وحرام میں (یہ نرمی جائز) نہیں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یعمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال باتفاق العلماء

(مرقات ۱۹۰/۳) فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جاتا ہے اس پر علماء کا اتفاق ہے۔

فضائل اعمال اور فضائل وغیرہ میں بہت سے محدثین نے ضعیف احادیث روایت کی ہیں اور بعد کے محدثین اور علماء وفقہاء نے اپنی تصانیف میں ان کو درج کیا ہے اور ان سے استدلال کیا ہے۔ مثلاً علامہ ابن تیمیہ کو دیکھئے انہوں نے الکلم الطیب میں جو احادیث تحریر کی ہیں ان میں سے ساٹھ ضعیف حدیثیں شیخ البانی صاحب نے نکال دیں اور اس کا نام صحیح الکلم الطیب رکھا۔

اب دو سوال ہیں (۱) کیا علامہ ابن تیمیہ اتنے بڑے محدث کو ضعیف حدیثیں معلوم نہ تھیں؟ (۲) اگر ان کا ضعف معلوم تھا تو درج کیوں کیں؟

ظاہر ہے کہ ان احادیث کا ضعف معلوم تھا اور اس بارے میں ان کا موقف بھی وہی تھا جو امام نووی اور امام سخاوی رحمہما اللہ نے تحریر فرمایا ہے۔

علامہ شمس الدین ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ کے شاگرد

امام ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے شعبان کی پندرہویں رات کے بارے میں احادیث کا ضعف ذکر کرنے کے باوجود تحریر کیا ہے:

نصف شعبان کا روزہ رکھنا منع نہیں ہے کیونکہ ایام بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵) کے روزوں میں سے ایک روزہ ہے جو ہر ماہ میں رکھے جاتے ہیں جو احادیث سے ثابت ہیں) اور خصوصیات کے ساتھ شعبان کے روزے رکھنے کے بارے میں حکم وارد ہے۔ (لطائف المعارف ۲۶۱)

اس کے بعد انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت تحریر کی ہے، اکثر نے ان کو ضعیف کہا ہے اور ابن حبان نے ان احادیث میں سے بعض کو صحیح کہا ہے اور اپنی صحیح میں ان کو سند کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ (صحیح ابن حبان ۴۷۰/۷)

اسکے بعد علامہ ابن رجب حنبلی نے حضرت عائشہ، ابو موسیٰ اشعری اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کی روایت کردہ احادیث تحریر کی ہیں اور لکھتے ہیں:

ابن حبان نے اپنی صحیح میں تخریج کیا ہے حدیث معاذ کو مرفوعاً (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) (لطائف المعارف ص، ۲۶۱، ۲۶۲)

اسکے بعد حضرت عثمان بن ابی العاص کی حدیث مرفوع ذکر کی ہے پھر نوفل بکالی کی روایت نقل کی ہے، اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

شعبان کی پندرہویں رات شام کے تابعین خالد بن معدان، مکحول

اور لقمان بن عامر رضی اللہ عنہ وغیرہ اس رات کی تعظیم کرتے تھے اور اس میں عبادت بڑی محنت سے کرتے تھے، ان حضرات سے لوگوں نے اس رات کی فضیلت اور عظمت حاصل کی۔۔۔

جب اور شہروں میں یہ بات مشہور ہوئی تو لوگوں نے اس میں اختلاف کیا۔ جواز اور عدم جواز کی بحث کے بعد لکھتے ہیں:

مسجدوں میں جمع ہونا نماز پڑھنے، قصے بیان کرنے اور دعا کیلئے مکروہ ہے، اور آدمی کا اکیلے نماز پڑھنا اس رات میں مکروہ نہیں ہے، یہ قول امام اہل شام اور ان کے فقیہ عالم کا ہے وَهٰذَا هُوَ الْاَقْرَبُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اور یہی بات زیادہ قریب ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا)

پہلے علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان چل رہا تھا۔

پندرھویں شب شعبان کے بارے میں مزید روایات تحریر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:۔

فینبغی للمؤمن ان یتفرغ فی تلك اللیلة لذکر الله تعالیٰ ودعائه بغفران الذنوب وستر العیوب وتفریج الکروب، وان یقدم علی ذلك التوبة، فان الله تعالیٰ یتوب فیها علی من یتوب۔

ترجمہ: مومن کو چاہیے کہ وہ اس رات فارغ ہو جائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے اور اس سے گناہوں کی معافی، عیبوں پر پردہ اور مشکلات کے حل کی دعا کے لیے، اور اس سے پہلے گناہوں سے توبہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اس رات میں جو اس سے توبہ کرے۔

اس کے بعد انہوں نے چار شعر بڑے مناسب حال میں تحریر کیے ہیں:

فقم لیلة النصف الشریف مصلیا　　فاشرف هذا الشهر لیلة نصفه

فکم من فتی قد بات فی النصف غافلا　　وقد نسخت فیه صحیفة حتفه

فبادر بفعل الخير قبل انقضائه — وحاذر هجوم الموت فيه بصرفه
وصم يومها لله واحسن رجائه — لتظفر عند الكرب منه بلطفه

مساجد میں اجتماعی شب بیداری کو بعض فقہا حنفیہ نے بھی مکروہ لکھا ہے:

نور الایضاح میں ہے ندب احیاء لیالی العشر الاخیر من رمضان واحیاء لیلتی العیدین ولیالی عشر ذی الحجه ولیلة النصف من شعبان، ویکره الاجتماع علی احیاء لیلة من هذه اللیالی فی المساجد، (فصل فی تحیة المسجد وصلوٰة الضحی واحیاء اللیالی)

ترجمہ: رمضان کے عشرہ (دس) اخیر کی راتوں کو زندہ رکھنا (عبادت وذکر کرنا) اور دونوں عیدوں کی راتوں کو اور ذوالحجہ کے عشرہ اول (پہلے دس دنوں) کی راتوں اور نصف شعبان (پندرہویں) رات کو زندہ رکھنا مستحب ہے۔

اور ان راتوں میں سے کسی رات کو عبادت کیلئے مسجدوں میں جمع ہونا مکروہ ہے۔ نور الایضاح کی شرح مراقی الفلاح میں اسکی مزید تاکید موجود ہے

اہل مکہ کا عمل

گزشتہ دور سے آج تک اہل مکہ شعبان کی پندرہویں رات عام مرد اور عورتیں مسجد حرام کی طرف نکلتے تو نماز (نفل) پڑھتے اور طواف کرتے، اور صبح تک اپنی رات کو زندہ رکھتے، مسجد حرام میں قرآن پڑھتے یہاں تک کہ پورا قرآن ختم کرتے اور نماز پڑھتے۔ اور وہ آدمی بھی ہوتے جو ان میں سے اس رات سو رکعت اس طرح پڑھتے الحمد کے ساتھ دس بار قل ھو اللہ احد پڑھتے۔ اور اس رات آب زمزم لیتے اور پیتے اور اس سے غسل کرتے، اور اپنے پاس بیماروں کے لیے محفوظ رکھتے، اور اس رات میں اس عمل سے برکت حاصل کرتے۔

اس رات کے بارے میں بہت سی حدیثیں روایت کی گئی ہیں۔
(اخبار مکہ للامام ابی عبداللہ محمد بن اسحاق الفاکہی) من علماء القرن الثالث الھجری

حضرت مجددؒ اور نصف شعبان

شیخ محمد سعید اور شیخ محمد معصوم رحمہما اللہ حضرت عصمت پناہ اپنی والدہ ماجدہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتی تھیں کہ شب براءت کو حضرت مجدد قدس سرہ خلوت خانہ میں شب بیداری فرمارہے تھے کہ دو حصے رات گزری ہوگی یکایک مکان کے اندر تشریف لائے، میں مصلے پر بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی تھی، میں نے دریافت کیا کہ آپ نے نماز تہجد ادا کرلی؟ فرمایا ابھی نہیں، چونکہ میں اپنے میں کسی قدر سستی پاتا ہوں، اس لیے میرا دل چاہتا ہے کہ قدرے آرام کر کے تہجد کے واسطے اٹھوں، بعد اس کے ایک لحظہ خواب استراحت فرما کر اٹھے، اور پانی طلب کر کے وضو کیا، میری زبان سے نکلا، خدا جانے آج کی رات کس کا نام ورق ہستی سے مٹایا گیا ہوگا، اور کس کا لکھا گیا ہوگا؟
آپ نے فرمایا: کہ تم از روئے شک وتردد میں کہتی ہو، کیا حال ہوگا اس شخص کا جو جانتا اور دیکھتا ہے کہ نام اس مٹادیا گیا۔
اس میں اشارہ اپنی جانب تھا۔

(وصال احمدی ص ۵)

علمائے اہل حدیث
اور
شبِ براۃ

مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں:۔

محدثین کا مذہب یہ ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث سے ثابت ہو اس پر عمل بلا تردد کیا جائے۔ اور اس میں کسی دیگر کی مخالفت کا اندیشہ نہ کیا جائے۔ اور فضائل اعمال میں اگر کوئی حدیث ضعیف ہو یا اس کے طرق کئی ایک ہوں جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں تو اس میں بھی چنداں حرج نہیں دیکھا گیا۔

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصفٰی شرح فارسی موطا امام مالک میں فرماتے ہیں۔

سلف استنباط مسائل وفتاوٰی میں دو طرق پر تھے۔ ایک وہ کہ قرآن و حدیث اور آثار صحابہ کو جمع کر کے ان سے استنباط کرتے تھے۔ اور یہ طریقہ اصل راہ محدثین کا ہے۔ (ص ۴)

اسی طرح شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حنفی مجموعہ المکاتیب والرسائل میں رسالہ نمبر ۱۰ اقامۃ المراسم میں فرماتے ہیں:۔

محدثین کا طریقہ منصوص پر عمل کرنے کا ہے جو صحیح روایت سے ثابت ہو۔ مع اس کے کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے۔ خصوصاً جبکہ ان کے متعدد طرق ہوں۔ اور ایک دوسرے سے قوت پکڑ سکتی ہوں۔

علاوہ ازیں وہ محدثین جنہوں نے یہ احادیث روایت کیں یا جنہوں نے اپنی تصانیف میں نصف شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت کے لیے ان احادیث کو تحریر فرمایا، کیا وہ سب ان کے ضعف سے بے خبر تھے؟ یہ ہیں چند محدثین، ان کے نام ملاحظہ کیجئے:۔

ا۔ امام ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ — متوفی ۲۷۵ھ

۲۔ امام ابوبکر عمرو بن ابوعاصم ضحاک شیبانی — متوفی ۲۸۷ھ

۳۔ امام ابوبکر احمد علی بن سعید اموی مروزی — متوفی ۲۹۲ھ

۴۔ امام ابوبکر احمد بن عمرو بصری عتکی — متوفی ۲۹۲ھ

۵۔ امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی — متوفی ۲۹۷ھ

۶۔ امام عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن احمد بن عمر بن کثیر قرشی دمشقی متوفی ۵۰۹ھ

۷۔ امام محی السنہ رکن الدین ابومحمد الحسین بن مسعود بغوی — متوفی ۵۱۶ھ

۸۔ امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری — متوفی ۶۵۶ھ

۹۔ شیخ الاسلام ابوزکریا نووی — متوفی ۶۷۶ھ

۱۰۔ امام شرف الدین عبدالمؤمن خلف دمیاطی — متوفی ۷۰۵

۱۱۔ امام محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی — متوفی ۷۳۷ھ

۱۲۔ امام ابوبکر بن احمد بن الحسین بیہقی — متوفی ۴۵۸ھ

۱۳۔ امام ابوشجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی — متوفی ۵۰۹ھ

۱۴۔ امام زین الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن احمد بن رجب حنبلی متوفی ۷۹۵

۱۵۔ امام نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی — متوفی ۸۰۷

۱۶۔ امام شہاب الدین ابوالفضل بن حجر عسقلانی — متوفی ۸۵۲

۱۷۔ امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی شافعی — متوفی ۹۰۲

۱۸۔ امام علاؤالدین علی متقی بن حسام الدین ہندی — متوفی ۹۷۵ھ

۱۹۔ امام ابوعبداللہ محمد اسحاق الفاکہی — متوفی ۳۰۰ھ

۲۰۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

۲۱۔ امام عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی — متوفی ۱۱۴۳ھ

امام اہل حدیث سید نواب صدیق حسن خان بھوپالی

شب برأت

برس بھر میں جتنے دن اور راتیں عمدہ ہیں ان کا بیان یہ ہے:

کہ سال میں پندرہ راتیں ہیں طالب آخرت کو ان سے غافل نہیں ہونا چاہیے وہ راتیں خیر کی راتیں، اور تجارت کی جگہیں ہیں، ورنہ پھر مراد کو نہ پہنچے گا۔

چھ راتیں رمضان کی جن میں سے تو پانچ اخیر عشرے کی طاق راتیں ہیں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹، ان میں شب قدر کی جستجو کی جاتی ہے۔ اور ایک ۱۷ شب رمضان کی ہے جسکی صبح کو یوم الفرقان اور یوم التقی الجمعان ہوا تھا، اسی روز میں جنگ بدر ہوئی تھی۔

ابن الزبیر نے کہا کہ یہ رات شب قدر کی ہے۔ باقی نو راتیں یہ ہیں:

(۱) شب غرۂ محرم (۲) شب عاشوراء (۳) شب اول ماہ رجب (۴) ۱۵ رجب (۵) ۲۷ رجب اس رات میں معراج ہوئی تھی، لیکن اس رات کی نماز جس کو لیلۃ الرغائب کہتے ہیں، بدعت ہے، سنت سے ثابت نہیں ہے۔ (۶) ۱۵ شعبان سلف اس رات میں نماز نفل پڑھتے تھے (۷) شب عرفہ، (۸) شب ہشتم، نہم عیدین۔

باقی رہے دن سال تمام کے، سو انیس دن ہیں جن میں وظائف کا بجا لے پڑھنا مستحب ہے۔ ایک عرفہ دوم عاشوراء سوم ۲۷ رجب، چہارم دن ۱۷ رمضان کا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پنجم دن ۱۵ شعبان کا، ششم جمعہ کا روز، ہفتم عید کا دن اور دس دن ذی الحجہ کے، ان کو ایام معلومات کہتے ہیں اور چونکہ عرفہ پہلے گزر چکا ہے تو یہ نو روز ہوئے اور تین دن ایام تشریق کے گیارہ، بارہ، تیرہ،

ان ایام کو معدودات کہتے ہیں۔

(تمارہ الاوقات ص ۲۶ مصنفہ سید نواب صدیق حسن خان بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ

مشہور اہل حدیث عالم علامہ وحید الزماں اور

شب براءت

باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان

شعبان کی پندرھویں رات کی فضیلت

یہ رات بھی متبرک ہے اور اس کی فضیلت میں کئی احادیثیں وارد ہوئیں ہیں، گو ان کے اسناد میں ضعف ہے، بعض روایتوں میں ہے کہ یہ رات جائزہ کی ہے، سال بھر جو کچھ ہوتا ہے جینا، مرنا، پیدا ہونا سب اس رات کو لکھ دیا جاتا ہے، بہرحال اس رات کو عبادت اور ذکر الٰہی کرنا چاہیے۔

افسوس ہے جاہلوں نے اس کے بدل یہ نکالا ہے کہ اس رات کو آتش بازی چھوڑتے ہیں، جو محض اسراف (فضول خرچی) اور حرام ہے، اور بعضے حلوہ پکا کر مردوں کے فاتحہ دیتے ہیں، اور دوکن میں پلاؤ پکاتے ہیں۔ ان باتوں کی شریعت سے کوئی اصل نہیں ہے، اور جو فعل شریعت سے ثابت نہ ہو وہ مردود ہے، شب براءت کا حلوہ اور عید کی سنویاں اور آخری چہار شنبہ کی گھونگیاں یہ سب واہیات (فضول) ہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ أَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ أَلَا مِنْ مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو اس میں عبادت کرو اور اس دن کا روزہ رکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس رات نزول فرماتا ہے آسمان دنیا کی طرف آفتاب غروب ہوتے ہی، پس فرماتا ہے: کوئی ہے جو بخشش چاہتا ہو مجھ سے کہ میں اس کو بخش دوں، کوئی ہے جو روزی مانگتا ہو مجھ سے کہ میں اس کو روزی دوں۔ کوئی بیمار ہے کہ میں صحت عطا کر دوں، کوئی ایسا ہے؟ کوئی ایسا ہے؟ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہو۔

ف: یعنی پندرہویں تاریخ کی بعض اگلے بزرگوں سے منقول ہے کہ وہ شب براءت میں یہ دعا مانگتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، ہم کو معاف کر دے۔[1]

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود سے یہ دعا منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا اَشْقِيَاءَ فَامْحُهُ، وَاكْتُبْنَا سُعَدَاءَ وَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا سُعَدَاءَ فَاَثْبِتْنَا، فَاِنَّكَ تَمْحُوْا مَنْ تَشَاءُ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتَابِ۔

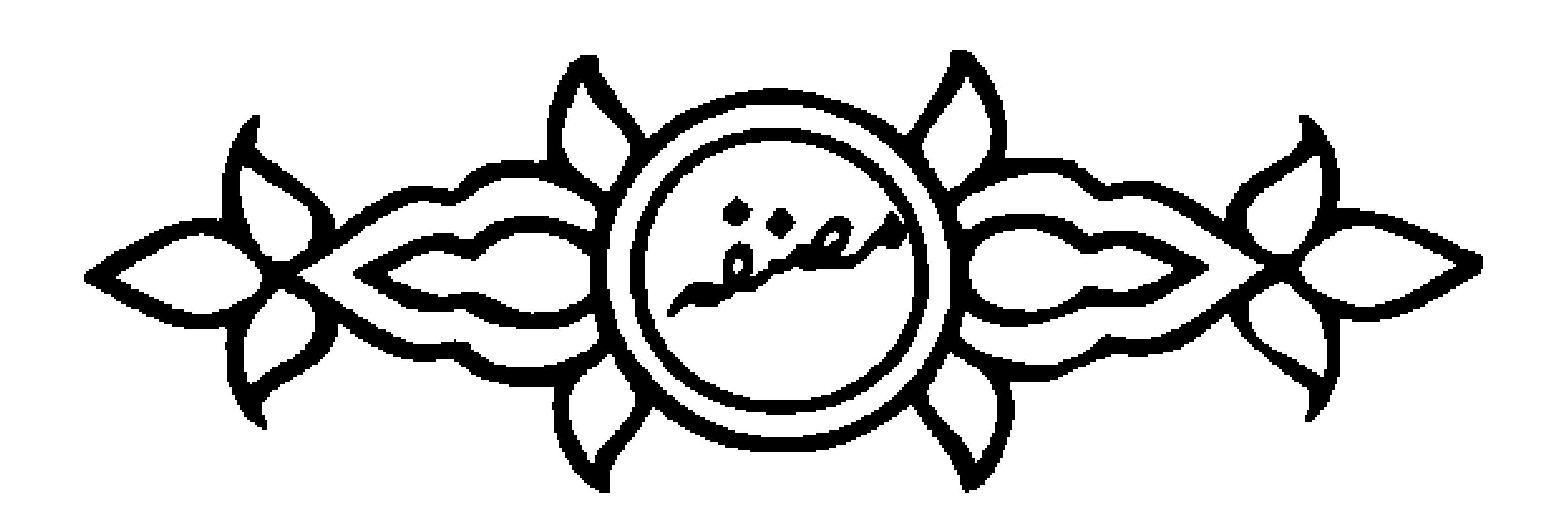
ترجمہ: اے اللہ! تو نے ہمیں بدبختوں میں لکھا ہے تو اس کو مٹا دے، اور اپنے نیک بندوں میں لکھ دے، اور اگر تو نے نیک بندوں میں لکھا ہے تو اسے باقی رکھ، سو بے شک تو ہی جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور تیرے ہی پاس اصل لکھا ہوا ہے۔[2] (رفع الحجاب من سنن ابن ماجہ ۱/۳۶۹، ۳۷۰)

---

[1]، [2] دعاؤں کا ترجمہ علامہ وحید الزمان صاحب نے نہیں کیا تھا۔ یہ ترجمہ مرتب نے کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل شعبان



حضرت علامہ مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ماہِ شعبان کے فضائل بعض تو صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جن کی متعلقہ احادیث ضعیف ہیں۔ اور بعض سخت منکر ہیں۔ ہم اس رسالہ میں بنیادِ کار تو صحیح احادیث پر رکھیں گے، لیکن اگر کوئی ضعیف بھی ذکر کریں گے تو محض تائید کے لیے جس کی اپنی حالت بھی ایسی نہ ہوگی جسے محدثین نے بالاتفاق منکر و موضوع قرار دیا ہو، مگر اس کا حال ذکر کر کے۔ واللہ ولی التوفیق۔

احکامِ شریعت کے دو درجے

چونکہ احکامِ شریعت کا بوجھ اولادِ آدمؑ پر ہے۔ اور بنی آدم باعتبارِ استعداد و قابلیت کے اور بلحاظ کاروبار اور اشغال کے اور از روئے حالاتِ شخصیہ کے مختلف درجات و حالات پر ہیں۔ اس لیے شریعتِ اسلامی کے احکام بھی دو درجوں پر رکھے گئے ہیں۔ یعنی فرائض اور نوافل۔

فرائض | فرائض کا نصاب تو سب پر لازم ہے جو سب کو ان آداب و شرائط سے جو قرآن و حدیث میں مفصل مذکور ہیں، ادا کرنا پڑتا ہے۔ اور بغیر ان کی ادائیگی کے عاقبت میں نجات کا وعدہ نہیں ہے لیکن نوافل کی ادائیگی اور ترک میں درجات متفاوت ہو جاتے ہیں،

آنحضرتؐ کی ریاضت عبادت

اسی نقطۂ خیال سے آنحضرتؐ فرائض کے علاوہ نفلی عبادت میں بھی نہایت کوشش کرتے تھے۔ وہ ریاضت خواہ نماز کی صورت میں ہو یا روزہ کی صورت میں، یا جہاد کی صورت میں، یا تبلیغ دعوت وارشاد کی صورت میں، سب میں نہایت درجے کے ریاضت کش تھے۔

اس نمبر سے پہلا نمبر یعنی نمبر ۵ ریاضت "بصورت نماز" کے بیان میں تھا اور یہ نمبر یعنی نمبر ۶ ریاضت بصورت روزہ" کے بیان میں ہے۔ ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے، اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے (مشکوٰۃ ص ۱۷۲) رمضان شریف کے روزے تو فرض ہیں اور باقی تمام ایام کے نفل ہیں۔ آپ نفلی روزے بھی کثرت سے رکھتے تھے۔ چونکہ آپ نفلی روزے سب مہینوں سے زیادہ شعبان میں رکھتے تھے اس لیے اس رسالہ کا نام فضائل شعبان رکھا گیا ہے۔

فضائل شعبان

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو نہیں دیکھا کہ کسی مہینے کے سارے روزے رکھے ہوں سوائے رمضان کے۔ اور شعبان سے زیادہ روزے کسی دیگر ماہ میں رکھتے بھی نہیں دیکھا۔

(رواہ الستۃ (تیسیر الوصول جلد اول ص ۳۵۳)

۲۔ اسی طرح ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو نہیں دیکھا کہ سوائے شعبان اور رمضان کے، دیگر مہینوں میں دو ماہ پے درپے روزے رکھتے ہوں۔ (رواہ اصحاب السنن (تیسیر الوصول جلد ۱، ص ۲۵۳)

ان احادیث سے واضح ہے کہ آنحضرتؐ نفلی روزے سب مہینوں سے

زیادہ شعبان میں رکھتے تھے[1]۔ علاوہ بریں ہر مہینہ میں تین روزے ایام بیض کے بھی رکھتے تھے[2]۔

اس کی وجہ آنحضرتؐ کے پیارے حضرت اسامہ بن زیدؓ نے آپ سے دریافت کیا کہ میں نے آپ کو دوسرے مہینوں میں شعبان کے برابر (نفلی) روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ وہ مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان ہے۔ لوگ اس سے غافل ہیں، اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں اللہ رب العالمین کی طرف لوگوں کے اعمال مرفوع ہوتے ہیں۔ پس میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا

---

[1] :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سب ازواجِ مطہرات سے محبت تھی لیکن ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو اس بارے میں خاص خصوصیت حاصل تھی۔ اسی طرح ام المومنین حضرت ام سلمہؓ بھی جمالِ صورت اور کمالِ عقل میں ممتاز تھیں۔ چنانچہ ابن حجرؒ اصابہ میں فرماتے ہیں:-
"وکانت ام سلمۃ موصوفۃ بالجمال البارع والعقل البالغ والرأی الصائب" (جلد ہشتم ص۸۸۸) یعنی حضرت ام سلمہؓ فوقیت جمال اور کمال عقل اور درستی رائے سے موصوف تھیں۔ جو لوگ آنحضرتؐ کی کثیر الازدواجی پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ ذرا سوچیں کہ آپؐ کی دو چہیتی بیویاں آپؐ کی شدت ریاضت کی کیسی شہادت دیتی ہیں۔ انہی دونوں بیویوں کی روایتیں نماز تہجد کے لئے شب بیداری کرنے کے متعلق نقل ہو چکی ہیں۔ پس جو شخص اپنی پیاری بیویوں کے پاس ہوتے رات نماز میں گزارتا ہے اور دن کو کثرت سے روزے رکھتا ہے، اس کی طرف خواہش نفس کو نسبت کرنا حقیقت شناسی سے بہت دور بلکہ صریح ظلم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا۔ اور آپؐ کے بعد جو بھی نکاح کیا، اس کی غرض و غایت نہایت پاک تھی۔ اور وہ سب نکاح اشاعت و تقویت دین کے لیے تھے جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

[2] :- ایام بیض کے تین دن ہر مہینے کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ کو کہتے ہیں جن میں دن رات برابر روشن رہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

عمل ایسی حالت میں مرفوع ہو کہ اُس وقت میں روزہ دار ہوں۔

(رواہ النسائی (تیسیر الوصول جلد ۱: ص ۳۵۲)

اِن احادیث سے ظاہر ہے کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک شعبان کی ایک خاص فضیلت ہے۔

دیگر وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت مبنی بر حکمت ہے اور کسی نہ کسی برائی کو دور کرنے والی ہے۔ آنحضرتؐ سے پیشتر اور آپ کے شروع وقت میں بھی عرب میں ڈاکہ زنی اور راہزنی کا عام رواج تھا۔ لیکن باوجود اس کے وہ اشہر حرام میں عام طور پر ڈاکہ سے باز رہتے تھے۔ اشہر حرام چار ہیں :-

۱۔ ذیقعدہ ۲۔ ذی الحجہ ۳۔ محرم تینوں متواتر اور چوتھا رجب

پس جب وہ رجب میں بوجہ اس کے اشہر حرام میں سے ہونے کے رہزنی سے باز رہتے تھے، تو رجب کے گزر جانے کے بعد ماہِ شعبان میں اس غرض کے لیے ملک میں ہر طرف منتشر ہو جاتے تھے۔ اس لیے اس مہینے کا نام "شعبان" پڑا۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں :-

وَسُمِّیَ شَعْبَانُ لِتَشَعُّبِهِمْ فِی طَلَبِ الْمِیَاهِ اَوْ فِی الْغَارَاتِ بَعْدَ اَنْ یَخْرُجَ شَهْرُ رَجَبَ الْحَرَامُ وَهٰذَا اَوْلٰی مِنَ الَّذِیْ قَبْلَهٗ[1] وَقِیْلَ فِیْهِ غَیْرُ ذٰلِكَ

(فتح الباری مطبوعہ دہلی جزو ہشتم ص ۲۹۶)

---

[1] ۔ یعنی پانی کی طلب میں نکلنے والی وجہ کی نسبت غارت گری کے لیے نکلنے کی وجہ زیادہ اولیٰ ہے۔ ۱۲

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک کی اس بدعات کے دور کرنے کے لیے اس مہینے میں بجائے ڈاکہ ڈالنے کے روزہ رکھنے کی سنت قائم کی جس میں ترکِ طمع، ضبطِ نفس اور فاقہ کشی کی ریاضت ہے، جس سے غارتگری وغیرہ ظلم و تعدی کی عادتیں خود بخود چھوٹ جاتی ہیں۔

مسئلہ: بعض لوگ شعبان کی آخری تاریخ کو روزہ رکھتے ہیں۔ اس خیال سے کہ شاید یہ رمضان کی پہلی تاریخ ہو۔ یا وہ اُس کو رمضان شریف کی آمد کی سلامی گردانتے ہیں۔ کوئی دینی امر خواہ اعتقادی ہو خواہ عملی، اُس میں یقین ہونا چاہیئے۔ شک میں یقین قلبی اور اطمینانِ خاطر نہیں تو وہ اعتقاد یا عمل کیا ہوا؟

چنانچہ جامع ترمذی میں حضرت عمار بن یاسر صحابی کا قول ہے کہ جس شخص نے شک کے دن کا روزہ رکھا، اس نے ابوالقاسم[1] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی[2]۔

یہ رمضان شریف کی آمد کی سلامی کے روزے کی بابت حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان شریف سے ایک دن یا دو دن پیشتر روزہ نہ رکھو۔ مگر اس صورت میں کہ کوئی شخص (شعبان میں) روزے رکھتا آیا ہو، اور وہ ایک یا دو دن اُن روزوں میں آجائیں۔ (ترمذی)[3]

---

[1] ابوالقاسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے۔ قاسم آپ کے سب سے بڑے بیٹے کا نام ہے۔ جو صغر سنی میں فوت ہو گئے۔ ۱۲ منہ

[2] ترمذی کتاب الصوم صـ۸۶ جلد اول۔ ۱۲

[3] ترمذی جلد اول صـ۸۶، ۱۲ منہ

فضیلتِ نصف شعبان

قرآن شریف میں سورۃ دخان میں جو فرمایا۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ یعنی ہم نے قرآن شریف کو برکت والی رات میں اتارا ہے۔

(پ ۲۵)

اس کی نسبت بعض مفسرین عکرمہؒ وغیرہ کا قول ہے کہ اس سے نصف شعبان کی رات مراد ہے لیکن جمہور مفسرین اور محدثین اس کی تردید کر کے لکھتے ہیں کہ اس رات سے مراد لیلۃ القدر ہے جس میں قرآن شریف لوح محفوظ سے نقل ہو کر آسمانِ دنیا پر آیا۔ چنانچہ سورۃ قدر پارہ ۳۰ میں فرمایا۔

"اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ یعنی ہم نے قرآن شریف کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے" ــــــ اور سورۃ بقرہ میں فرمایا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

یعنی روزوں کا مہینہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن شریف اتارا گیا۔

ان دونوں آیتوں کو ملانے سے واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن شریف لیلۃ القدر میں اتارا گیا۔ اور لیلۃ القدر رمضان شریف میں ہے۔

(۱) اس کی تائید میں صحیحین وغیرہما کی احادیث بھی زیر نظر ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ تم لیلۃ القدر کو رمضان کے پچھلے دہاکے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

پس سورۃ دخان میں فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ سے فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ہی مراد ہے۔ اور بس۔

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں، ایک رات آنحضرتؐ اُٹھے اور نماز پڑھنے لگے تو آپؐ کا سجدہ بہت لمبا ہو گیا۔ میں نے گمان کیا کہ آپ قبض ہو گئے۔ جب میں نے آپ کو اس حالت میں دیکھا تو میں اٹھی اور آپؐ کا انگوٹھا (پکڑ کر) ہلایا۔ آپؐ ہلے تو میں واپس آگئی۔ پس میں نے آپؐ کو سجدے کی حالت میں یہ کہتے سُنا:۔

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اِلَيْكَ لَا اُحْصِىْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ۱۲

یعنی خداوندا! "میں تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے پناہ پکڑتا ہوں اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری رضا مندی کے تیری خفگی سے، اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری ذات کے تجھ سے اور (بھاگ کر تیری ہی طرف) آتا ہوں، میں تیری ثناء تجھ پر گن نہیں سکتا۔ تو ویسا ہے جیسی تو نے خود اپنی ذات کی ثنا کی۔"

(اس کے بعد جب آپؐ نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے فرمایا یا عائشۃُ، یا حُمَیْرَاءُ (لالڑی) کیا تو نے گمان کیا کہ میں نے تیری حق تلفی کی؟ میں نے عرض کیا، نہیں۔ خدا کی قسم اے خدا کے رسولؐ (ایسا خیال نہیں تھا) لیکن آپؐ کی سجدہ کی درازی سے مجھے گمان گزرا کہ آپ قبض ہو گئے ہیں، اس پر آپؐ نے فرمایا کیا تو جانتی ہے کہ آج کون سی رات ہے۔ میں نے عرض کیا، خدا اور خدا کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ نصف شعبان کی رات ہے۔ اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنے بندوں پر نظر کرتا ہے، تو بخشش مانگنے والوں کو بخشتا ہے۔ اور رحمت

لہ حضرت عائشہؓ کو ان کے گورے رنگ کی وجہ سے حُمیرا بھی کہتے تھے یعنی لالڑی ۱۲ منہ ؂

طلب کرنے والوں پر رحمت کرتا ہے۔ اور اہل کینہ کو چھوڑ دیتا ہے جس طرح کہ وہ ہوتے ہیں[1]۔

(۳) حضرت معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنی سب مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے پس سب خلقت کے گناہ معاف کر دیتا ہے سوائے مشرک کے اور کینہ ور کے[2]۔

یہی مضمون جو حضرت معاذؓ کی حدیث کا ہے، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے بھی مروی ہے۔ اور وہ حضرت معاذؓ والی حدیث سے قوت پکڑ سکتی ہے۔

---

[1] : ترغیب و ترہیب للمنذری بر حاشیہ مشکوٰۃ ص۲۸۔ امام منذری رحؒ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا:۔ اس حدیث کو امام بیہقی رحؒ نے علاء بن حارث کے طریق سے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا۔ اور کہا کہ یہ "مرسل جید" ہے۔ یعنی علاء نے حضرت عائشہؓ سے سنا نہیں۔

امام منذری نے اس حدیث کو ترغیب و ترہیب ہی میں دوسرے مقام پر "باب التہاجر ص۳۲۸" میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ احتمال ہے کہ علاء نے یہ حدیث مکول سے لی ہو، یہ عاجز محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کہتا ہے کہ روایت مکول کے واسطے سے کئی ایک دیگر صحابہؓ سے بھی مروی ہے۔ مثلاً کثیر بن مرہؓ، اور ابو ثعلبہؓ سے (دیکھو ترغیب و ترہیب ص۳۲۹)۔

گویا یہ سب طرق مرسل ہیں لیکن دیگر مختلف صحابہؓ سے مروی ہونے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ مسئلہ بے بنیاد نہیں ہے۔ خصوصاً حضرت معاذؓ کی حدیث کو ملحوظ رکھنے سے جو اس کے بعد نمبر ۳ پر درج کی ہے صاف کس پایا ہے۔ ۱۲ منہ

[2] ۔ امام منذری رحؒ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہا " روایت کیا اس کو طبرانی نے اوسط میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ، اور بیہقی رحؒ نے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کی حدیث سے اسی طرح ساتھ ایسی اسناد کے جس میں کوئی برائی نہیں۔ ۱۲ منہ

نصف شعبان کا روزہ | نصف شعبان کا روزہ رکھنے کی بابت سوائے حضرت علیؓ کی روایت کے اور کوئی روایت نہیں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے :۔

" فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نصف شعبان کی رات ہو تو تم اس میں قیام کرو اور اس کے دن کا روزہ رکھو، کیونکہ اس میں مغرب کے وقت پہلے آسمان پر خدا تعالیٰ (کی تجلی) کا نزول ہوتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے، کیا کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اس کو بخشوں ؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق دوں ؟ کیا کوئی مبتلائے (مصیبت) ہے کہ میں اُسے عافیت دوں ؟ کیا کوئی ایسا ہے ؟ کیا کوئی ایسا ہے ؟ خدا تعالیٰ اسی طرح فرماتا رہتا ہے حتیٰ کہ فجر ہو جاتی ہے۔ " (ابن ماجہ ص۱۰۱)

لیکن خاص اس روایت کے راویوں میں سے ایک راوی ابن ابی سبرہ ہے جسے امام احمدؒ نے جھوٹی حدیثیں بنانے والا قرار دیا ہے اور امام بخاریؒ وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے اور امام نسائیؒ نے کہا متروک ہے۔[1]

اس روایت کے مقابلہ میں ایک اور روایت ہے جسے امام ترمذیؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب نصف شعبان باقی رہ جائے تو روزہ نہ رکھو۔

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ اور اس کے معنے بعض اہل علم سے یہ بتاتے ہیں کہ کوئی شخص (شعبان کے نصف اول میں تو) روزے نہ رکھے، لیکن جب شعبان کے کچھ دن باقی رہ جائیں تو رمضان کی وجہ سے روزے رکھنے

---

[1] میزان الاعتدال ص۲۹ جلد ثانی ترجمہ ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرۃ ۱۲ منہ

شروع کر دے[1] (سو یہ بات منع ہے) جیسے حضرت ابوہریرہؓ ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پیشتر روزے مت رکھو۔ (الحدیث)

ظاہر ہے کہ یہ روایت حضرت علیؓ والی روایت کے معارض نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔ اور حضرت علیؓ والی روایت میں خاص نصف شعبان والے دن کے روزے کا حکم ہے۔

دیگر یہ کہ ممانعت والی حدیث میں علت رمضان کی خاطر پیشتر روزہ رکھنا ہے اور حضرت علیؓ والی روایت میں خاص شعبان کی اس رات کی خاطر پیشتر روزہ رکھنا ہے۔

اور حضرت علیؓ والی روایت میں خاص شعبان کی اس رات کی فضیلت ملحوظ ہے۔ پس ہر دو احادیث اپنے اپنے موقع پر ہیں[2]۔

دیگر احادیث ا۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ اس رات میں یعنی نصف شعبان کی رات میں کیا ہوتا ہے؛ حضرت عائشہؓ نے پوچھا حضرتؐ کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ :-

۱۔ اس میں لکھا جاتا ہے، ہر بچہ بنی آدم کا جو اس سال میں پیدا ہونے والا ہو۔

۲۔ اس میں لکھا جاتا ہے، ہر شخص بنی آدم میں سے جو اس سال مرنے والا ہے۔ اور

۳۔ اس میں ان کے اعمال مرفوع ہوتے ہیں۔ اور

۴۔ اس میں ان کے رزق اترتے ہیں۔ (الحدیث[3])

---

[1]: دیکھو اسی رسالہ کا صفحہ ۵۲ ۱۲ منہ

[2]۔ حضرت علیؓ والی روایت پر جو جرح ہے وہ بحال خود ہے۔ اس جگہ دونوں حدیثوں کے مضمون میں جو تعارض کا وہم پڑ سکتا ہے اس کو رفع کیا ہے۔ ۱۲ منہ

[3] مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۷

۲۔ امام بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل نے آکر ذکر کیا کہ یہ رات نصف شعبان کی ہے۔ اس میں خدا تعالےٰ دوزخ سے اتنے لوگ آزاد کرتا ہے جتنے قبیلہ بنی کلب کے بکریوں کے بال ہیں۔ (لیکن) خدا تعالیٰ اس رات میں نظر رحمت نہیں کرتا طرف مشرک کی۔ اور نہ طرف کینہ ور کی۔ اور رشتہ داری کے پیوند کو قطع کرنے والے کی طرف۔ اور نہ (تکبر سے) اپنا تہبند یا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے کی طرف۔ اور نہ اپنے ماں باپ کے ستانے والے کی طرف اور نہ شراب نوشی پر ہمیشگی کرنے والے کی طرف[1]۔

ایک روایت میں قاتل نفس کا بھی ذکر آیا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ شب برأت میں اس شخص کی طرف بھی نہیں دیکھتا۔ جس نے کسی بے گناہ کو قتل کیا ہو[2]۔

خلاصۃ الباب

محدثین کا مذہب یہ ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث سے ثابت ہو اس پر عمل بلا تردد کیا جائے۔ اور اس میں کسی دیگر کی مخالفت کا اندیشہ نہ کیا جائے۔ اور فضائل اعمال میں اگر کوئی حدیث ضعیف ہو یا اس کے طرق کئی ایک ہوں جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں تو اس میں بھی چنداں حرج نہیں دیکھا گیا۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصنفے شرح فارسی مؤطا امام مالک میں فرماتے ہیں۔

"سلف استنباط مسائل وفتاوی میں دو طریق پر تھے۔ ایک وہ کہ قرآن و

---

[1] ترغیب و ترہیب مطبوعہ بر حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۶۹ ۱۲ منہ

[2] ترغیب و ترہیب صفحہ ۴۲۵ قال منذری رواہ احمد عن عبد اللہ بن عمرؓ باسناد لین ۱۲ منہ

حدیث اور آثارِ صحابہؓ کو جمع کرکے اُن سے استنباط کرتے تھے۔ اور یہ طریقہ اصل راہِ محدثین کا ہے۔ (ص ۴۳)

اسی طرح شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلویؒ حنفی "مجموعہ المکاتیب والرسائل" میں رسالہ نمبر ۱۰ "اقامۃ المواسمہ" میں فرماتے ہیں:۔

محدثین کا طریقہ منصوص پر عمل کرنے کا ہے جو صحیح روایت سے ثابت ہو۔ مع اس کے کہ فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے۔ خصوصاً جبکہ اُن کے متعدد طرق ہوں۔ اور ایک دوسرے سے قوت پکڑ سکتی ہوں۔

پھر اس سے تھوڑا آگے فرماتے ہیں:۔

"اور ہفتوں کے دنوں کی اور مہینوں کی اور رات اور دن کے اوقات کی اکثر نمازیں محدثین کے نزدیک ثابت نہیں ہوئیں، بلکہ جو احادیث و آثار اُن کے متعلق وارد ہیں وہ موضوع و باطل ثابت ہوئی ہیں۔ اور

نمازِ رغائب: جو ماہِ رجب کے پہلے جمعہ کی رات کو مخصوص طریقہ سے ادا کی جاتی ہے۔ اور مشائخ میں مشہور و معروف ہے، محدثین کے نزدیک اسی قبیل سے ہے (یعنی موضوع و باطل ہے) اور وہ اس سے منع کرنے اور اس کی برائی بیان کرنے میں نہایت انکار کرتے ہیں۔ اور جو حدیث کہ اس کی بابت نقل کی جاتی ہے مطعون ہے۔

اور وہ نمازیں جو نصف شعبان میں کہ اس کو شب برات کہتے ہیں اور روزِ عاشوراء میں اور مثل ان کی ادا کی جاتی ہیں، اُن کا بھی یہی حکم ہے۔ اور شب برات میں سوائے قیام لیل اور درازیٔ سجدہ کے جو مسنون دعا کے ساتھ ہو۔ اور زیارتِ قبور کے اور اہلِ قبور کے لیے دعائے بخشش مانگنے کے اور عاشوراء کے دن سوائے

اس کے روزے کے اور اپنے اہل پر توسیع طعام کے کچھ بھی ثابت نہیں۔ اور توسیعِ طعام کی احادیث بھی ضعیف ہیں اور ان کے تعددِ طرق سے اس نقصان کی تلافی ہو جاتی ہے۔ (ص ۵۹، ۶۰)

ہدایت

ہم نے شعبان اور شب برات کے متعلق صحیح اور ضعیف احادیث میں امتیاز کر دیا ہے۔ اتباعِ سنت کا شوق رکھنے والے سنتِ نبویہ کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ لیکن آتش بازی اور ملاں لوگوں کا حلوہ مانڈہ اور ختم برطعام، سو یہ سب کچھ بے اصل ہے۔ ان سے باز رہیں۔

وَاللّٰہُ الْھَادِیُ

بندۂ ضعیف

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

۱۰ / ۲۸ قبل از جمعہ

حدیث نصف شعبان کی رات

پر

شیخ محمد ناصر الدین البانی

کی

تحقیق

ما صح في ليلة النصف :

١١٤٤ – (يطَّلع الله تبارك وتعالى إلى خلقه ليلة النصف من شعبان ، فيغفر لجميع خلقه ، إلا لمشرك أو مشاحن) .

حديث صحيح ، رُوي عن جماعــة من الصحابة من طرق مختلفة يشد بعضها بعضاً ، وهم معاذ بن جبل ، وأبو ثعلبة الخشني ، وعبدالله بن عمرو ، وأبي موسى الأشعري ، وأبي هريرة ، وأبي بكر الصديق ، وعوف بن مالك ، وعائشة .

١ – أما حديث معاذ ، فيرويه مكحول عن مالك بن يخامر عنه مرفوعاً به .

أخرجه ابن أبي عاصم في « السنة » رقم (٥١٢ – بتحقيقي) : ثنا هشام بن خالد : ثنا أبو خليد عتبة بن حماد عن الأوزاعي وابن ثوبان [عن أبيه] عن مكحول به .

ومن هذا الوجه أخرجه ابن حبان (١٩٨٠) وأبو الحسن القزويني في « الأمالي » (٤/٢) وأبو محمد الجوهري في « المجلس السابع » (٣/٢) ومحمد بن سليمان الربعي في « جزء من حديثه » (١/٢١٧ و ١/٢١٨) وأبو القاسم الحسيني في « الامالي » (ق ١/١٢) والبيهقي في « شعب الإيمان » (٢/٢٨٨/٢) وابن عساكر في « التاريخ » (٢/٣٠٢/١٥) والحافظ عبد الغني المقدسي في « الثالث والثمانين من تخريجه » (ق ٢/٤٤) وابن المحب في « صفات رب العالمين » (٢/٧ و ٢/١٢٩) وقال : « قال الذهبي : مكحول لم يلق مالك بن يخامر » .

قلت : ولولا ذلك لكان الإسناد حسناً ، فإن رجاله موثوقون ، وقال الهيثمي في « مجمع الزوائد » (٦٥/٨) :

« رواه الطبراني في « الكبير » و « الأوسط » ورجالهما ثقات » .

٢ – وأما حديث أبي ثعلبة ، فيرويه الأحوص بن حكيم عن مهاصر بن حبيب عنه .

أخرجه ابن أبي عاصم (ق ٤٢ – ٤٣) ومحمد بن عثمان بن أبي شيبة في « العرش » (٢/١١٨) وأبو القاسم الأزجي في « حديثه » (١/٦٧) واللالكائي في « السنة » (١/٩٩ – ١٠٠) وكذا الطبراني كما في « المجمع » وقال :

« والأحوص بن حكيم ضعيف » .

وذكر المنذري في « الترغيب » (٢٨٣/٣) أن الطبراني والبيهقي أيضاً

أخرجه عن مكحول عن أبي ثعلبة ، وقال البيهقي :

« وهو بين مكحول وأبي ثعلبة مرسل جيد » .

٣ ـ وأما حديث عبدالله بن عمرو فيرويه ابن لهيعة : حدثنا حيي بن عبد الله عن أبي عبد الرحمن الحبلي عنه .

أخرجه أحمد (رقم ٦٦٤٢) .

قلت : وهذا إسناد لا بأس به في المتابعات والشواهد ، قال الهيثمي :

« وابن لهيعة لين الحديث ، وبقية رجاله وثقوا » .

وقال الحافظ المنذري (٣ / ٢٨٣) :

« وإسناده لين » .

قلت : لكن تابعه رشدين بن سعد بن حي به .

أخرجه ابن حيويه في « حديثه » . (٣ / ١٠ / ١) فالحديث حسن .

٤ ـ وأما حديث أبي موسى ، فيرويه ابن لهيعة أيضاً عن الزبير بن سليم عن الضحاك بن عبد الرحمن عن أبيه قال : سمعت أبا موسى عن النبي ﷺ نحوه .

أخرجه ابن ماجه (١٣٩٠) وابن أبي عاصم واللالكائي .

قلت : وهذا إسناد ضعيف من أجل ابن لهيعة . وعبد الرحمن وهو ابن عرزب والد الضحاك مجهول . وأسقطه ابن ماجه في رواية له عن ابن لهيعة .

٥ ـ وأما حديث أبي هريرة ، فيرويه هشام بن عبد الرحمن عن الأعمش عن أبي صالح عنه مرفوعاً بلفظ :

« إذا كان ليلة النصف من شعبان يغفر الله لعباده إلا لمشرك أو مشاحن » .

أخرجه البزار في « مسنده » (ص ٢٤٥ ـ زوائده) . قال الهيثمي :

« وهشام بن عبد الرحمن لم أعرفه ، وبقية رجاله ثقات » .

٦ ـ وأما حديث أبي بكر الصديق ، فيرويه عبد الملك بن عبد الملك عن مصعب بن أبي ذئب عن القاسم بن محمد عن أبيه أو عمه عنه .

أخرجه البزار أيضاً وابن خزيمة في « التوحيد » (ص ٩٠) وابن أبي عاصم واللالكائي في « السنة » (١ / ٩٩ / ١) وأبو نعيم في « أخبار أصبهان » (٢ / ٢) والبيهقي كما في « الترغيب » (٣ / ٢٨٣) وقال :

« لا بأس بإسناده » !

وقال الهيثمي :

« وعبد الملك بن عبد الملك ذكره ابن أبي حاتم في « الجرح والتعديل » ولم يضعفه . وبقية رجاله ثقات » !

كذا قالا ، وعبد الملك هذا قال البخاري : « في حديثه نظر » . يريد هذا الحديث كما في « الميزان » .

٧ ـ وأما حديث عوف بن مالك ، فيرويه ، ابن لهيعة عن عبد الرحمن ابن أنعم عن عبادة بن نسي عن كثير بن مرة عنه .

أخرجه أبو محمد الجوهري في « المجلس السابع » والبزار في « مسنده » (ص ٢٤٥) وقال :

« إسناده ضعيف » .

قلت : وعلته عبد الرحمن هذا ، وبه أعله الهيثمي فقال :

« وثقه أحمد بن صالح ، وضعفه جمهور الأئمة ، وابن لهيعة لين ، وبقية رجاله ثقات » .

قلت : وخالفه مكحول فرواه عن كثير بن مرة عن النبي ﷺ مرسلاً . رواه البيهقي وقال :

« هذا مرسل جيد » . كما قال المنذري .

وأخرجه اللالكائي (١/١٠٢/١) عن عطاء بن يسار ومكحول والفضل بن فضالة بأسانيد مختلفة عنهم موقوفاً عليهم ، ومثل ذلك في حكم المرفوع ؛ لأنه لا يقال بمجرد الرأي . وقد قال الحافظ ابن رجب في « لطائف المعارف » (ص ١٤٣) :

« وفي فضل ليلة نصف شعبان أحاديث متعددة ، وقد اختلف فيها ، فضعفها الأكثرون ، وصحح ابن حبان بعضها ، وخرجه في « صحيحه » ، ومن أمثلها حديث عائشة قالت : فقدت النبي ﷺ ... » الحديث .

٨ ـ وأما حديث عائشة ، فيرويه حجاج عن يحيى بن أبي كثير عن عروة عنها مرفوعاً بلفظ :

« إن الله تعالى ينزل ليلة النصف من شعبان إلى السماء الدنيا ، يغفر لأكثر من عدد شعر غنم كلب » .

أخرجه الترمذي (١ / ١٤٣) وابن ماجه (١٣٨٩) واللالكائي (١ / ١٠١ / ٢) وأحمد (٦ / ٢٣٨) وعبد بن حميد في « المنتخب من المسند » (١ / ١٩٤ - مصورة المكتب) وفيه قصة عائشة في فقدها النبي ﷺ ذات ليلة .

ورجاله ثقات ، لكن حجاج وهو ابن أرطاة مدلس وقد عنعنه ، وقال الترمذي :

« وسمعت محمداً (يعني البخاري) : يضعف هذا الحديث » .

وجملة القول أن الحديث بمجموع هذه الطرق صحيح بلا ريب ، والصحة تثبت بأقل منها عدداً ، ما دامت سالمة من الضعف الشديد كما هو الشأن في هذا الحديث ، فما نقله الشيخ القاسمي رحمه الله تعالى في « إصلاح المساجد » (ص ١٠٧) عن أهل التعديل والتجريح أنه ليس في فضل ليلة النصف من شعبان حديث يصح ، فليس مما ينبغي الإعتماد عليه ، ولئن كان أحد منهم أطلق مثل هذا القول فإنما أوتي من قبل التسرع وعدم وسع الجهد لتتبع الطرق على هذا النحو الذي بين يديك . والله تعالى هو الموفق .

دعوتِ خیر

مدینۃ العلم دارالعلوم مجددیہ کی عمارت اور اسکے ساتھ ایک عظیم الشان مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ آپ ان دونوں نیک کاموں میں مندرجہ ذیل طریقوں سے تعاون کرسکتے ہیں۔

- عطیات اور ماہانہ، سہ ماہی یا ششماہی چندہ کی صورت میں بھی مسجد و مدرسہ کے لیے آپ عطیات جمع کروا سکتے ہیں۔
- زکوٰۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و خیرات اور قربانی کی کھالوں سے دارالعلوم کی مدد کرسکتے ہیں۔
- ہمارے اشاعتی پروگرام میں تعاون فرمائیں تاکہ آپکی طرف سے یا آپ کے مرحومین (وفات شدہ بزرگوں) کی طرف سے صدقہ جاریہ ہو سکے۔ یا کسی پمفلٹ کی مخصوص تعداد اصل لاگت سے خرید کر بھی تقسیم کرسکتے ہیں۔
- مسجد و مدرسہ کی عمارت کا کچھ حصہ اپنے ذمہ لے کر تعمیر کرادیں یا عمارتی سامان کا عطیہ دیکر اپنے لیے صدقہ جاریہ قائم فرمائیں!
- دارالعلوم کی لائبریری میں کتابوں کا عطیہ بھی آپ دے سکتے ہیں۔

رابطہ

052-3251719, 0322-7292763, 0300-7148994